سوموار | 7۔ جولائی 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 148 | سوموار صفر المظفر 1418ھ 7 وفا 1376ش 7 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں، کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے۔ تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کردے اور اس کو کاہلی کی جرات نہ دلاوے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرے۔

انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی قضاء و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمناؤں کا سلسلہ اور ہے، قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے۔ اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 157)

احباب جماعت کو عمدہ نمونہ دکھانا چاہئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے۔ اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455)

اصل داعی الی اللہ وہ ہے جو خدا کی آواز کے مطابق بلاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(دین حق کی) اصطلاح میں وہ کوشش جو خدا کے قریب کرے اسے (جدوجہد) کہتے ہیں۔ اور دعوت الی اللہ کا مقصد کیا ہے۔ اس کا مطلب جنگ اور فساد نہیں ہے بلکہ امن کا قیام ہے۔ یہ دو(-) جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس مضمون کو نہ صرف بیان کرتی ہیں بلکہ درجہ کمال تک پہنچاتی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں ہم خدا کی طرف بلا رہے ہیں (اپنے رب کے راستہ کی طرف بلاؤ) کے ارشاد میں اللہ نے فرمایا ہے اپنے رب کے رستے کی طرف بلاؤ ہم خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ مگر کیسے بلانا ہے، کیا مقاصد ہیں، ان کے اوپر روشنی ڈالنے والی یہ (-) ہے (اللہ امن کے گھر کے طرف بلاتا ہے) یہ تو ممکن نہیں کہ اللہ سلامتی کی طرف بلا رہا ہو اور آپ اللہ کی طرف بلا رہے ہوں اور اس کا نتیجہ جنگ ہو، آپ اللہ کی طرف بلا رہے ہوں اور اس کا نتیجہ فساد ہو اور سلامتی کے برعکس ہو۔ تو اصل بلانا خدا کا بلانا ہے۔ وہی داعی الی اللہ ہے جو خدا کی آواز کے مطابق بلاتا ہے، جس طرف خدا بلا رہا ہے اسی طرف وہ بھی بلا رہا ہو۔ اس لئے اس دعوت الی اللہ کی تشریح ہے یہ کہ تم تو اللہ کی طرف بلا رہے مگر یاد رکھنا کہ تمہارا ابلاوا سلامتی کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ خدا کا بلاوا سلامتی کی طرف ہے۔ تو کیسے خدا کی طرف بلاؤ گے جب بلاؤ گے فساد کے رنگ میں اور فساد پیدا کرتے ہوئے اور ظلم کے ساتھ اور سفاکی کے ساتھ، تو خدا کی آواز اور ہو گی تمہاری آواز اور ہو گی۔ خدا ایک اور طرف بلا رہا ہو گا، تم ایک اور طرف بلا رہے ہو گے تو یہ دونوں باتوں میں انطباق نہیں ہوتا۔

پس یہ (—) بہت ہی اہم ہے اس نقطہ نگاہ سے کہ خدا کی طرف بلانا کس کو کہتے ہیں اور اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتا ہے۔ پہلے تو فرمایا (-) اللہ تو امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اگر ساری دنیا دعوت الی اللہ کے نتیجے میں دعوت الی اللہ کو قبول کرلے تو مراد یہ ہو گی کہ تمام دنیا دارالسلام بن جائے، ساری دنیا امن کا گھر بن جائے۔ پس دیکھو دنیا میں کتنے دعاوی کرنے والے ہیں کہ ہم قیام امن کی خاطر مہمات جاری کرتے ہیں، قیام امن کی خاطر لڑائیاں کرتے ہیں قیام امن کی خاطر ہم نے یہ بڑے بڑے اہم فیصلے کئے ہیں جو غریب قوموں پر زبردستی ٹھونسیں گے۔ یہ سارے دعاوی جھوٹ پر مبنی ہیں کیونکہ ان دعاوی کے بعد ہم نے دنیا میں امن بڑھتا تو کبھی نہیں دیکھا فساد پھیلتے ضرور دیکھے ہیں۔ بدامنی پھیلتی ہے ہر جگہ ظلم و سفاکی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ پس جو مقصد اپنی ذات سے متصادم ہو جائے اس کے اندر ایک اندرونی تضاد ہو وہ مقصد یقیناً جھوٹا ہے اور بے کار ہے اور اس سے کوئی بھی فائدہ بنی نوع انسان کو نہیں پہنچ سکتا۔

پس داعیین الی اللہ کی ہدایت کے لئے میں نے

باقی صفحہ 7 پر

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے فرمایا۔

اے احمدی عالمو، ادیبو، مصنفو، سیاست دانو، وجاہت والو، عہدہ دارو، منصب جلیلہ پر فائز ہونے والو اور اے وکیلو، ڈاکٹرو، تاجرو، پیشہ ورو صناعو اور موجد و یعنی مختلف کاموں کے اہلو اور ہاں میری طرح بعض نااہلو!

الفضل کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بازو سمجھ کر اسے مضبوط کرو اور اگر وہ کمزور ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے قوی اور طاقت ور بناؤ۔ نیز اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لہلہاتا اور سرسبز باغ تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے اس کی آب پاشی کرو۔

نکاح

○ مکرم محمد ضیاء الدین احمد صاحب ولد رشید الدین قمر صاحب کراچی کا نکاح ہمراہ کنول حفیظ بنت مکرم ملک حفیظ الدین صاحب 1/39 فیکٹری ایریا ربوہ بعوض ایک لاکھ روپے مہر پر مورخہ 97-6-7 مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں پڑھا۔ مکرم ضیاء الدین احمد صاحب اور عزیزہ کنول حفیظ صاحب حضرت شیخ ظہور الدین صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتا پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرم یاسر لطیف صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب یاسر موٹر وائنڈنگ کالج روڈ ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضوانہ نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب حال مقیم کینیڈا مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر (حق مہر) پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے بعد عصر بیت البرکات میں مورخہ 97-6-22 کو پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

تم اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

جو لوگ سعی کرتے ہیں وہ اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- وفا 1376 ہش 7- جولائی 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت (دین حق) کا منشاء نہیں۔ (دین حق) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے' اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے' تو اس سے مواخذہ ہو گا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔

○ اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے' تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلّب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے' تو اسے بیکار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنا لیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے' لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے' تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

○ متقی کا لفظ باب افتعال سے آتا ہے اور یہ باب تصنع کے لئے آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ متقی کو بڑا مجاہدہ اور کوشش کرنی پڑتی ہے اور اس حالت میں وہ نفس لوامہ کے نیچے ہوتا ہے اور جب حیوانی زندگی بسر کرتا ہے' اس وقت امارہ کے نیچے ہوتا ہے اور مجاہدہ کی حالت سے نکل کر جب غالب آجاتا ہے' تو مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ متقی نفس امارہ کی حالت سے نکل کر آتا ہے اور لوامہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اسی لئے متقی کی شان میں آیا ہے کہ وہ (عبادت) کو کھڑی کرتے ہیں۔ گویا اس میں بھی ایک قسم کی لڑائی ہی کی حالت ہوتی ہے۔ وساوس اور اوہام آ آ کر حیران کرتے ہیں۔ مگر وہ گھبراتا نہیں اور یہ وساوس اس کو درماندہ نہیں کر سکتے۔ وہ بار بار خدا تعالیٰ کی استعانت چاہتا ہے اور خدا کے حضور چلاتا اور روتا ہے' یہاں تک کہ غالب آجاتا ہے۔ ایسا ہی مال کے خرچ کرنے میں بھی شیطان اس کو روکتا ہے اور اسراف اور انفاق فی سبیل اللہ کو یکساں دکھاتا ہے حالانکہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے' مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے اور خرچ سے زیادہ پاتا ہے۔

○ بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق' پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے' جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی خلط بھی بڑھ جائے' تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔ اسی کا نام (کلام الٰہی) کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت تھی۔ اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے۔

○ کلام الٰہی ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمال صالحہ جو (کلام الٰہی) کی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک شجر طیب کی مثال جو (کلام الٰہی) میں دی گئی ہے۔ بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادہ نہیں رکھتا' بلکہ اس کا ایمان مردہ ہے' تو اس پر اعمال صالحہ کے طیب اشجار کے بارور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ (-) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگردان کرنے والی نہیں ہے' بلکہ اس پر چل کر انسان بامراد اور کامیاب ہوتا ہے اور عبادت کے لئے تکمیل عملی ضروری شئے ہے' ورنہ وہ محض ایک کھیل ہو گا' کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے' خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو' مفید نہیں ہو سکتا۔

○ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اول وہ تکمیل علمی کرتے ہیں اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملتا ہے' تو پھر وہ بخل نہیں کرتے' بلکہ (نیک باتوں کی نصیحت کرتے ہیں) پر عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں' جو انہوں نے پایا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی بھی دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا' تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں' تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔

جو شام و سحر کام میں مصروف رہے گا
وہ اپنی کوئی بات کسی سے نہ کہے گا
خوش ہو گا تو پھیلائے گا خوشیوں کو ہر اک سمت
رنجیدہ ہوا جب بھی وہ خود رنج سہے گا
ٹکرائے گا طوفانوں سے ٹکرانے کو لیکن
دریا کی غلط سمت وہ ہرگز نہ بہے گا

ابوالاقبال

پوسٹل انٹرویو

محترم رانامحمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ نے انٹرویوز کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کے تحت کسی اہم شخصیت کو ایک سوالنامہ بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے اور ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بذریعہ ڈاک ہمیں اس سوالنامے کا جواب عنایت فرماویں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا پوسٹل انٹرویو محترم رانا محمد خاں صاحب امیر جماعت ضلع بہاولنگر کا شائع کیا جا رہا ہے۔ ہم محترم رانا صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے سوالنامے کا جواب تحریر فرمایا۔ محترم رانا صاحب کی خدمت میں جو سوالنامہ بھیجا گیا تھا وہ ذیل میں درج ہے:۔

1۔ آپ اس وقت سلسلے کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔

2۔ اس سے پہلے آپ کو خدمت سلسلہ کے کون کون سے مواقع حاصل ہوئے آپ نے کس کس ملک میں کام کیا ہے۔

3۔ تحریر و تقریر کے ذریعے آپ کو خدمت کا موقع ملا ہو تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔

4۔ پبلک ریلیشنگ کے سلسلے میں بتائیں کہ آپ نے کن کن اہم شخصیات سے رابطہ / ملاقات کی۔

5۔ جہاں جہاں آپ نے کام کیا ہے وہاں احمدیت کی نئی پود کا کیا حال ہے اور اس کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔

6۔ امام جماعت کی طرف سے اگر آپ کو کوئی خاص ہدایات یا خوشنودی حاصل ہوئی ہو تو اس کا ذکر فرمائیں۔

7۔ آپ کہاں پیدا ہوئے۔ تعلیم کہاں حاصل کی۔ تعلیم میں آپ کیسے تھے۔

8۔ طالب علموں کے لئے کوئی نصیحت بیان فرمائیں۔

ذیل میں محترم رانا محمد خان صاحب کی طرف سے موصول شدہ جوابات درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ خاکسار اس وقت بحیثیت امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر خدمات سرانجام دے رہا ہے خاکسار کو بفضلہ تعالیٰ 1962ء سے اس حیثیت سے سلسلہ عالیہ کی خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث نے خاکسار کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا رکن بھی ازراہ شفقت نامزد فرمایا تھا۔ مذکورہ سٹینڈنگ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے خاکسار نے 1974ء تا 1990ء تا میعاد تحلیل سٹینڈنگ کمیٹی مسلسل پندرہ سال تک کمیٹی مذکورہ کے جملہ اجلاسات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ کمیٹی مذکورہ کے صدر حضرت شیخ محمد احمد مظہر تھے اور سیکرٹری محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ بھی مقام امامت پر فائز ہونے تک کمیٹی مذکورہ کے رکن رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت الرابع نے ازراہ شفقت خاکسار کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا بھی رکن نامزد فرمایا ہے۔

2۔ خاکسار کو بیرون پاکستان کسی مستقل حیثیت سے تو خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ ویسے بر سبیل تذکرہ یہ عرض کر دینا بے محل نہ ہوگا کہ 1995ء کے جلسہ برطانیہ کے اختتام پر جب خاکسار گیمبیا جانے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا تو حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ گیمبیا جا رہے ہو تو ذرا سارا دیکھ کر آنا۔ چنانچہ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر خاکسار نے بھی 'بانجل' جارج ٹاؤن اور دیگر مقامات پر جماعت کے جملہ تعلیمی اداروں' مشنز اور ہسپتالوں کو دیکھنے کی اور حالات معلوم کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس بارہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں کوائف بھی تحریری طور پر پیش کئے۔ ناصر احمد (۔) احمدیہ سیکنڈری سکول میں ان دنوں خاکسار کا منجھلا بیٹا عزیزم ندیم خالد بطور وائس پرنسپل تعینات تھا۔ اور اس نے ملاقات کے لئے وہاں آنے کا اصرار کیا تھا۔ جو میرے گیمبیا جانے کا باعث بنا۔ بانجل ریڈیو پر ہفتہ میں ایک دن جماعت کا ایک گھنٹہ دورانیہ کا پروگرام بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ میرے قیام بانجل کے دوران مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے میرا انٹرویو بھی بانجل ریڈیو پر نشر کروایا جو انگریزی اور ایک مقامی زبان وولف میں نشر ہوا۔

گزشتہ سال 1996ء میں جب خاکسار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد سوئٹزرلینڈ گیا تو وہاں زیورچ میں بھی جماعت سوئٹزرلینڈ کا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا۔ مکرم بشارت احمد صاحب محمود مربی سلسلہ اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ازراہ محبت خاکسار کو جلسہ کے آخری سیشن کی صدارت کرنے کا اعزاز بخشا نیز کارکنان میں انعامات بھی تقسیم کروائے۔ سوئٹزرلینڈ سے جب خاکسار جرمنی گیا تو وہاں اگست کے تیسرے ہفتہ میں جرمنی کا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا۔ جس کے آخری اجلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے دلوں کو گرما دینے والی معرکۃ الآرا تقریر فرمائی۔ اس طرح 1996ء میں خاکسار نے یورپ کے تین ممالک میں ہونے والے جماعت ہائے احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اور تین یورپی ممالک میں حضرت بانی سلسلہ کے لنگر سے شکم سیر ہوا اور روحانی مائدہ سے بھی شادکام ہوا۔

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم

3۔ مقامی جماعتوں میں ہونے والے جلسوں میں تو بارہا تقاریر کا موقعہ ملا۔ لیکن کسی خاص قابل ذکر جلسہ میں تقریر کے موقعہ سے محروم رہا ہوں۔ البتہ تعلیم الاسلام کالج لاہور کی مباحثہ جات میں حصہ لینے والی ٹیم کا رکن رہا ہوں۔ اور بین الکلیاتی مباحثوں میں انعام حاصل کرنے کا موقعہ بھی ملتا رہا ہے۔ یہی حال تحریر کا ہے کبھی کبھار آپ کے موقر جریدہ الفضل کے لئے لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور ایک دو مرتبہ ہفتہ وار لاہور کے لئے لکھا ہے۔ اپنی کوتاہی اور کوتاہ قلمی کا مجھے خود بھی شکوہ ہے۔ جس کے لئے میں بے حد شرمسار ہوں۔ البتہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے جلسہ سالانہ میں اختتامی اجلاس کی صدارتی تقریر میرے لئے ایک بہت بڑے اعزاز اور فخرومباہات کا باعث بھی ہے۔

4۔ عوامی رابطہ کے سلسلہ میں خاکسار کا میل ملاپ صوبائی سطح کے پنجابی قائدین اور اپنے ضلع کے یا بہاولپور ڈویژن کے قومی اسمبلی کے اراکین یا مختلف وقتوں میں مرکزی وزیر مقرر ہونے والے حضرات تک یا اپنے پیشہ کے اعتبار سے لاہور ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے جج صاحبان تک محدود رہا ہے سوائے چند ایک حضرات کے بقیہ صاحبان سے باہمی احترام اور مروت کی حد تک تعلقات رہے ہیں۔ مکرم ملک محمد قاسم صاحب مرحوم سابق صدر مرکزی اینٹی کرپشن کمیٹی سے خصوصی مراسم رہے ہیں۔ جنہوں نے چند ایک کٹھن اور مشکل لمحات میں فراخدلانہ امداد کی پیشکش کی۔ جس کے قبول کرنے کی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نوبت نہ آئی۔ جماعت احمدیہ کے اکثر امرائے اضلاع' مربیان کرام' ناظر صاحبان اور محترم وکلائے تحریک جدید سے نیازمندانہ روابط ہیں۔

5۔ مجھے اپنے ضلع کے علاوہ دو تین اضلاع میں وقف عارضی کے سلسلہ میں کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے مختلف اضلاع اور علاقہ جات میں جا کر یہ معلوم کر کے کہ بعض نوجوانوں کو کلام الٰہی ناظرہ پڑھنا نہیں آتا۔ حالانکہ وہ کالج کی سطح پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میرے لئے دلی کرب اور ذہنی صدمہ کا باعث ہوا۔ میرے لئے یہ تصور کرنا ہی ممکن نہ تھا کہ ایک احمدی بچہ اس عمر کو پہنچ کر کلام الٰہی کی تعلیم کے بارہ میں بالکل کورا ہو۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ اب بعض والدین کی ترجیحات بدل چکی ہیں۔ پہلے والدین سب سے زیادہ زور کلام الٰہی اور دینی تعلیم پر دیتے تھے پھر سکول کی تعلیم کا فکر کرتے تھے۔ اب دنیوی تعلیم کے لئے تو ٹیوشن رکھی جاتی ہے لیکن دینی تعلیم کا کوئی فکر نہیں۔ جب سے دعوت الی اللہ کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ نوجوانوں میں بیداری کی روح پیدا ہوئی ہے۔ اور دینی تعلیم کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ معلمین وقف جدید جہاں جہاں متعین ہیں وہاں بچوں کی تعلیم و تربیت نمایاں طور پر بہتر نظر آتی ہے۔ اس بارہ میں والدین کو متوجہ کرنے کی بھی خاص ضرورت ہے۔ موجودہ دور کے بعض والدین اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں اتنے فکرمند نہیں جتنے ہمارے وقت کے والدین ہوا کرتے تھے۔ انہیں اس طرف توجہ دلانے کی بڑی ضرورت ہے۔

6 حضرت امام جماعت الثالث ہمارے استاد بھی تھے اور خاکسار ان کے زمانہ پرنسپل شپ میں کالج یونین کا نائب صدر اور کشتی رانی کی ٹیم کا کپتان بھی ہوتا تھا۔ اس لئے ہر دور میں بڑی محبت اور شفقت کا سلوک اس عاجز سے روا رکھتے تھے۔ لیکن سچی بات ہے کہ اس وقت خاص ہدایت یا خوشنودی والی بات یاد نہیں۔ موجودہ امام فائز المرام کی خدمت میں بھی باریابی کا شرف حاصل ہے لیکن خاص ہدایت اور خوشنودی والی بات کوئی ذہن میں نہیں۔ البتہ 1994ء والے جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتام پر اپنے بیٹے عزیزم ندیم خالد کے ہمراہ پاکستان واپسی کے موقعہ پر اجازت کے لئے حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ "آپ تو Ever Green ہیں" یہ خاکسار کے چہرہ و بشریٰ کے بارہ میں مزاحاً فرمایا۔ لیکن ایں جانب کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوا۔

7 خاکسار چک نمبر 87 شمالی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوا۔ جہاں خاکسار کے والد محترم چوہدری احمد خاں صاحب نے سیالکوٹ کے گاؤں رائے پور سے نقل مکانی کر کے رہائش اختیار کی۔ پھر سرگودھا سے 1927ء میں جب ریاست بہاولپور میں کالونی ایکٹ کے تحت اراضیات تقسیم ہونے لگیں تو ترک سکونت کر کے ضلع بہاولنگر میں ڈاہرانوالہ کے قریب ایک گاؤں چک نمبر 168 مراد میں منتقل ہو گئے۔ میری ابتدائی تعلیم ڈاہرانوالہ کے گورنمنٹ لوئر مڈل سکول میں ہوئی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے جب 1934ء میں تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس کے چند سال بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ساتھ ہوسٹل تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور تحریک فرمائی کہ ہندوستان کے طول و عرض سے بچے آکر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ لیں اور ہوسٹل تحریک جدید میں قیام کریں تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ اور پھر ان کی تربیت خالص دینی ماحول میں ہو تاکہ وہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سلسلہ کے لئے ایک کارآمد وجود بن سکیں اور ان میں خدمت دین کی صحیح روح اور جذبہ پیدا کیا جاسکے۔ چنانچہ خاکسار کے والد محترم نے 1937ء میں خاکسار کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی جماعت ہفتم میں داخل کروا دیا اور ہماری رہائش گاہ کا ہوسٹل تحریک جدید میں بندوبست ہوا۔ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اپنی "مادر علمی" تصور کرتا ہوں۔ اور مجھے اس بات پر بے انتہا فخر ہے کہ میری تربیت ہوسٹل تحریک جدید میں ہوئی جسے امام وقت کی براہ راست زیر نگرانی کام کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت صاحب ہر سال ہوسٹل مذکورہ کا دورہ فرمایا کرتے تھے اور تمام بورڈرز کو شرف ملاقات بخشا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے 1934ء میں آخری بار

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

ہمیں اپنے خیال اور اپنے اعمال کا تجزیہ کرتے رہنا چاہئے تاکہ اچھے خیال اور اچھے اعمال کو آسانی سے اپنایا جاسکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ۔ مولانا عبدالباسط شاہد

ایک صحت بخش علاج-خوراک

سوئٹزر لینڈ کا نام سنتے ہی پر فضا مقامات۔ خوبصورت پہاڑوں کا تصور ذہن میں آتا ہے یورپ میں رہنے والے وہاں کے پرلطف چاکلیٹ کی وجہ سے اسے جانتے ہیں۔ مگر ایک اور چیز Muesli موئیسلی بھی سوئٹزلینڈ کی پہچان بن گئی ہے۔

موئیسلی کو دور حاضر کی غیر معمولی ایجاد قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا۔ ترقی یافتہ دنیا بالخصوص یورپ میں تو کم ہی کوئی شخص ہو گا جو اس سے بخوبی واقف نہ ہو اس کی افادیت کے پیش نظر اس کی مقبولیت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ 1989ء میں دنیا کے چالیس مختلف ممالک کو یہ صحت بخش اور نفع مند چیز بھجوائی گئی۔ اس طرح بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت کروڑوں کی تعداد میں لوگ اس سے استفادہ کرتے اور لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ دنیا کے نامور کھلاڑی اپنے کھیل کے معیار کو بہتر بنانے میں اس کے عمل دخل کو بڑی خوشی سے بیان کرتے ہیں۔ برف پر پھسلنے کی چیمپئن جس نے 88ء کے اولمپک مقابلوں میں دو سونے کے تمغے حاصل کئے تھے وہ باقاعدہ اسے استعمال کرتی تھی۔ اسی طرح ورلڈ کپ مقابلوں میں شامل ہونے والی سوئٹزر رلینڈ کی ٹیم کے ساتھ بھی اس کے ڈبے موجود تھے۔ پہاڑوں پر چڑھنے میں افسانوی شہرت کے مالک کھلاڑی کے کہنے کے مطابق وہ اس چیز کو بطور خوراک استعمال کرتے ہیں۔

موئیسلی جس کے لفظی معنی "مسلا ہوا" یا "کچلا ہوا" ہے ایک خاص ترکیب سے تیار کی ہوئی خوراک ہے جو پھلوں، سبزیوں، مغزیات اور دہی یا دودھ پر مشتمل ہے۔ کوئی ایک سو سال پہلے سوئٹزلینڈ کے ایک ڈاکٹر یرقان میں مبتلا ہو گئے۔ تکلیف میں علاج معالجہ کے باوجود اضافہ ہوتا گیا۔ آہستہ آہستہ مایوسی کی صورت پیدا ہو گئی۔ کمزوریوں اور تکلیف میں زیادتی کی وجہ سے بھوک مکمل ختم ہو گئی۔ ڈاکٹر کی بیوی نے سیب کا ایک ٹکڑا بڑے اصرار اور مشکل سے مریض کے منہ میں ڈال دیا۔ یہ تجربہ بہت خوشگوار محسوس ہوا اور مریض نے آہستہ آہستہ ایک سیب کھا لیا۔ چند دن اس عمل کو جاری رکھنے سے اس کی بیماری غائب ہو چکی تھی اور وہ پھر سے زندگی کی دوڑ میں حصہ لینے کے قابل ہو گیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد ہی اسے ایک مریضہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا جو ربع کی پرانی تکلیف کی وجہ سے مختلف پیچیدہ امراض میں مبتلا ہو کر بہت پریشان ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے بھی کچی سبزی اور پھل استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ روایتی طریق علاج میں تو ایسی حالت میں یہ طریق بالکل غلط اور مضر سمجھا جاتا ہے۔ تاہم مریضہ ہر قسم کے علاج اور تدابیر کے بعد اتنی پریشان تھی کہ وہ کوئی بھی تجربہ کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ چودہ دن تک سبزیوں اور پھلوں کے استعمال کے بعد مریضہ کی حالت میں نمایاں تبدیلی آگئی اور چند ماہ بعد کسی بھی اور دوائی کے استعمال کے بغیر وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر برچر نے اپنی کتاب
The Rise of the new Doctor
میں اپنا یہ تجربہ بیان کیا ہے اور اسے دنیائے طب کے لئے ایک نیا سبق قرار دیا ہے۔ متعدد مریضوں پر یہ کامیاب تجربہ دہرانے کے بعد ڈاکٹر برچر نے آمدنی اور شہرت کے لحاظ سے اپنی کامیاب پریکٹس کو چھوڑ کر ایسا کلینک کھول لیا جہاں وہ اس طریق علاج کا تجربہ کر کے بخوبی جائزہ لے سکتا تھا۔ اس نے اپنے لاتعداد مریضوں کا علاج کچی سبزیوں اور پھلوں سے کیا۔ اس کے تجربات کا حاصل یہ تھا کہ بہت سی بیماریاں عام استعمال میں آنے والی خوراک کو ضرورت سے زیادہ پکانے اور غیر ضروری اشیاء شامل کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

1900ء میں اس ڈاکٹر نے اپنے تجربات کے نتائج سے زیورچ کے حکام کو آگاہ کیا مگر اس کی تھیوری کو غیر سائنسی اور ناقابل استعمال قرار دیتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا گیا۔ مگر ڈاکٹر مذکور اپنے علاج کے تسلی بخش نتائج کی وجہ سے اپنے طریق پر قائم رہا اور اسے یقین ہو گیا کہ اناج، سبزیاں اور پھل انسانی صحت کے برقرار رکھنے اور عمر کو لمبا کرنے میں بہت فائدہ بخش ہیں۔ اس کی کامیابی کی وجہ سے اس کی شہرت سارے ملک میں پھیل گئی۔ مریض دور دور سے اس کے پاس آنے لگے اور اس کی یہ دوا یا خوراک "برچر موئیسلی" کے نام سے معروف ہو گئی۔

ایک امریکن مصنف نے جو سوئٹزر رلینڈ کے صحت بخش اور پر فضا مقامات پر برف پر پھسلنے کے کھیل سے محظوظ ہونے گیا تھا اپنا ایک عجیب واقعہ لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک اسی سالہ

باقی صفحہ 6 پر

بقیہ صفحہ 3

ہوسٹل کا دورہ فرمایا اور پھر بوجوہ یہ طریق کار ترک فرما دیا۔ کیونکہ حفاظتی نکتہ نگاہ سے یہ مناسب نہ رہا تھا۔ 1936 سے قبل حضرت صاحب تعلیمی درسگاہوں یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء و اساتذہ کے ہمراہ قادیان سے کچھ فاصلہ پر بہنے والی نہر پر پکنک کے لئے بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت صوفی غلام محمد ہمارے ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ جبکہ مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب، مولوی امام الدین صاحب مربی انڈونیشیا، مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (وفات یافتہ) مکرم مولوی عبدالخالق صاحب ہوسٹل کے ٹیوٹر تھے۔ ہوسٹل مذکورہ کا نظم و نسق بڑا سخت تھا۔ ہر کام کے لئے گھنٹی بجتی تھی پہلی گھنٹی پر وضو کرلیں دوسری گھنٹی پر ہوسٹل کے صحن میں قطار بندی کرلیں اور پھر عبادت کے لئے بیت نور کے لئے روانہ ہو جائیں۔ اسی طرح عبادت کے بعد قطار بندی کر کے واپس لوٹیں۔ کھانے کے لئے بھی یہی دستور تھا۔ پہلی گھنٹی پر تیار ہو جائیں دوسری گھنٹی پر ڈائننگ ہال میں اپنی کلاس کے لئے مقررہ میز پر بیٹھ جائیں۔ جمعہ کے روز بیت اقصیٰ میں دارالعلوم سے ریتی چھلہ عبور کر کے شہر کے مین بازار میں سے قطاروں میں گزر کر حضرت صاحب کے آنے سے قبل بیت اقصیٰ میں منبر تک معین راستہ کے دونوں طرف بیٹھ جاتے تھے اور پھر جمعہ کے بعد حضرت صاحب کی واپسی کے لئے دو رویہ بیٹھ کر بیت اقصیٰ کی سیڑھیوں تک راستہ بنانا ہوسٹل تحریک جدید کے خوش نصیب بورڈران کے فرائض میں شامل تھا۔ جب خاکسار نے 1937ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ لیا تو اس سال ہمارے سکول کی میٹرک کلاس کا نتیجہ 96% فیصد تھا۔ اور اس وقت حضرت مولوی محمد الدین صاحب ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے پھر ان کے ریٹائر ہونے پر محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ ہماری میٹرک کی جماعت کو پڑھانے والوں میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جمونی، محترم علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور مکرم صوفی محمد ابراہیم و محترم اخوند عبدالقادر صاحب تھے۔ جو محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب کے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہونے کے بعد سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی مقرر ہوئے اور پھر تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی کے لیکچرار بھی رہے ہیں۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب ہمیں ریاضی پڑھایا کرتے تھے نیز ہوسٹل تحریک جدید کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ خاکسار کے ساتھ محترم صوفی صاحب ہمیشہ شفقت کا سلوک روا رکھتے تھے۔ اگرچہ آپ بڑے سخت گیر استاد تھے۔ اور بدنی سزا دینے میں ان کی سختی مثال کے طور پر پیش کی جاتی تھی۔ لیکن مجھے انہوں نے کبھی سزا نہیں دی۔ اگر کبھی ہوم ورک کرنے میں کوتاہی ہو جاتی تو خود ہی فرماتے کہ تم بیٹھ جاؤ تمہیں سردرد کا دورہ پڑا ہو گا۔ مجھے کمی خون کی وجہ سے شدید سردرد کے دورے پڑا کرتے تھے اور محترم صوفی صاحب کو میری بیماری کا بڑا احساس تھا۔ ہوسٹل تحریک جدید میں میرے نہایت گہرے دوست ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور حمزہ بن عبدالقادر ہوا کرتے تھے جو ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر (راہ خدا میں جان قربان کرنے والے) کے بھائی تھے۔ ہماری تینوں کی دوستی ہوسٹل میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی تھی۔ قادیان کا ماحول اور ہوسٹل تحریک جدید میں قیام کا زمانہ بھلائے نہیں بھولتا۔ جب یاد کرتے ہیں تو ایک روحانی کیف اور سرخوشی طاری ہو جاتی ہے۔

دو ڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

کا نعرہ زبان پر آجاتا ہے۔

بی۔اے میں نے تعلیم الاسلام کالج لاہور سے کیا۔ حضرت میاں ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث اس وقت کالج کے پرنسپل تھے۔ تقسیم ملک کے بعد تعلیم الاسلام کالج قادیان سے لاہور منتقل ہو گیا۔ ہمارے کالج کو D.A.V کالج کی عمارت الاٹ کی گئی۔ حضرت میاں صاحب نے بڑی بھاگ دوڑ اور محنت سے کالج کی از سرنو تنظیم کی اور ایک باقاعدہ تعلیمی درسگاہ کی شکل و صورت عطا کی۔ اور لاہور کے دیگر کالجوں کے ہم پلہ بنا دیا۔ مباحثہ جات اور کھیلوں میں ہمیں باقاعدگی سے حصہ لینے کا ارشاد ہوتا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ ہمارا کالج دوسرے کالجوں اور عوام سے متعارف ہو جائے اس مقصد کے حصول میں، تھوڑی بہت پڑھائی کے شعبہ میں کمی اور غیر حاضری بھی برداشت کر لی جاتی تھی۔ خاکسار کشتی رانی کی ٹیم کا کپتان بھی تھا بہت جلد دوسرے کالجوں کی ٹیموں کو مات دینے کے بعد ہماری ٹیم درجہ اول کی ٹیم تصور ہونے لگی۔ یونیورسٹی کے مقابلوں میں بھی اور ویسٹ پاکستان روئنگ ایسوسی ایشن۔ کے کشتی رانی کے مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم چیمپئن قرار دی جاتی رہی۔ مباحثہ جات میں بھی ہماری ٹیم انعامات حاصل کرتی رہی۔ خاکسار کالج یونین اور ہوسٹل یونین دونوں کا بیک وقت وائس پریذیڈنٹ رہا۔ تعلیمی لحاظ سے بھی مجھے اچھا طالب سمجھا جاتا رہا۔ تعلیم الاسلام کالج کی پہلی کنووکیشن کی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے صدارت فرمائی۔ خاکسار نے اچھی سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ کیونکہ آرٹس میں فرسٹ ڈویژن ذرا مشکل سے ہی ملتی ہے۔ خاکسار کو ایک اچھا طالب علم سمجھا جاتا تھا۔ اور ہمارا شمار حضرت میاں صاحب کے منظور نظر شاگردوں میں ہوتا تھا۔ مکرم راجہ غالب احمد صاحب، مکرم شیخ احسان الحق صاحب ریٹائرڈ سیشن جج خاکسار کے خاص دوستوں اور کالج کے ہمعصروں میں سے ہیں۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ اور مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب ہوسٹل میں ہمارے ٹیوٹر تھے۔

8 آپ نے طالب علموں کے لئے نصیحت کے طور پر کچھ عرض کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ میرے نزدیک فارسی کا ایک شعر بڑی حد تک میرے خیالات اور جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

اس شعر کا مصرع اولیٰ حصول علم کے لئے جس جدوجہد، خلوص نیت اور علم کی پیاس کی طرف (جسے انگریزی میں (Urge for Knowledge) اشارہ کرتا ہے۔ اسی کی طرف عزیزوں کو توجہ دلاتا ہے صرف امتحان پاس کرنا یا حصول ملازمت و روزگار حصول علم کا منتہائے مقصود نہیں ہونا چاہئے بلکہ علم کے ذریعہ ہر شئے کی معرفت حاصل کرنا نیز اپنی کردار سازی اور اخلاق فاضلہ کا حصول ہونا چاہئے۔ اگر علم کے ذریعہ انسان کو دیدہ بینا نصیب نہیں ہوتا تو پھر کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ مرزا غالب نے کیا خوب فرمایا ہے۔

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل
کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

تعارف

پروفیسر میاں محمد افضل

تشدد — تاریخی تناظر میں

حضرت آدم کے ایک بیٹے نے دوسرے پر تشدد کیا اور اسی طرح تشدد کی روایت ہمیں وراثت میں ملی۔ آج اس نے مختلف رنگ اپنائے' مختلف روپ دھارے۔ انسان نے انسان پہ ظلم کیا' اسے ادھ موا کر دیا۔ کچل دیا' بے بس کر دیا' ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج کر دیا۔ آج معاشرہ لہولہان ہو رہا ہے مگر اس کا صحیح ادراک و احساس تو محترم راجہ غالب احمد صاحب کی کتاب "تشدد تاریخی تناظر میں" کی ورق گردانی سے ہوا۔ خون آشام صبحوں اور لہولہان شاموں کی داستاں ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ ہم کیسی دنیا میں بس رہے ہیں۔ کیسے انسانوں کے درمیان رہ رہے ہیں مگر مصنف انسانی بربریت کی گھناؤنی اور ڈراؤنی داستان رقم کر کے اور ہمیں منجدھار میں چھوڑ کے خدا حافظ نہیں کہہ جاتے بلکہ وہ نہایت عالمانہ انداز میں اس امر پہ بھی تفصیلاً بحث کرتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ ان گھناؤنے افعال کے پیچھے محرکات کیا ہوتے ہیں یہ منفی تحریکات کیوں جنم لیتی ہیں۔ مصنف نے جو یہ منطق و فلسفہ کا سہارا لے کر علم کی قندیلیں جلائی ہیں ان سے روشنی بڑھتی ہے۔ ہمیں آگاہی ملتی ہے اور راہنمائی ملتی ہے مسئلہ کا حل ڈھونڈھنے میں۔ اور جب وجہ معلوم ہو جائے۔ مرض کی تشخیص ہو جائے تو علاج ممکن ہو جاتا ہے۔ بہرحال مسئلہ گھمبیر' اس کا حل مشکل' مگر اس کی سمجھ تو آنی چاہئے اور مصنف نے اسے بڑے عالمانہ انداز میں سمجھایا ہے۔ غالب سے معذرت کے ساتھ کہوں گا

یہ مسائل "تشدد" یہ تیرا بیان غالب

ایک غالب تو اپنے بیان کی خود ہی تعریف کر گئے مگر غالب احمد نے جس بھرپور عالمانہ اور خوبصورت انداز میں معاشرہ کے اہم مسئلہ کی بات کی ہے اس کی تعریف نہ کرنا بھی ناشکری ہوگی۔ یہ موضوع اس بات کا متقاضی تھا تو اسے پیش کرنے والا ماہر نفسیات بھی ہو اور اس کی تاریخ پہ گہری نظر بھی ہو اور یہ دونوں صفات محترم راجہ غالب احمد میں بدرجہ اتم موجود ہیں اس لئے انہوں نے موضوع پہ سیر حاصل بحث کی ہے تشدد کے مختلف روپ ہمارے سامنے آتے ہیں اور یہ بھی جان پڑتا ہے کہ شعور' تحت الشعور اور لاشعور کی کرشمہ سازیاں کس طرح بھیانک روپ دھار لیتی ہیں۔

کتاب کے پہلے تین ابواب نفسیات کے مضمون سے متعارف کرواتے ہیں مگر آسان اور عام فہم انداز میں کہ قاری جو اس کوچہ کا راہی نہیں' جو اس مضمون سے نابلد ہے اس کے لئے بھی نفسیات کی گتھیاں سلجھتی چلی جاتی ہیں وہ انسانی اعمال کے عناصر' انسانی جبلت کو بڑے بڑے ماہران نفسیات کے قریب پہنچ کے سمجھتا چلا جاتا ہے اور اس پر یہ بات واضح ہوتی جاتی ہے کہ آخر انسان متشدد کیوں بنا۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو جنسی' نسلی' لسانی' اقتصادی' مذہبی نفسیاتی تشدد پہ منتج ہوتے ہیں۔ پھر انفرادی تشدد کیسے جنم لیتا ہے اور کیسے ماحول میں پنپتا ہے۔ نفسیات ہی اس کا صحیح کھوج لگا سکتی ہے اور اگر اس کو پیش کرنے والا بھی نہ صرف ماہر نفسیات ہو بلکہ اس کے قلم کو راہنمائی ملے اس کے اندر چھپے ہوئے استاد سے' جو بات کو دوسروں تک پہنچانے کا سلیقہ جانتا ہو' تو پھر تکنیکی باتیں اور نفسیات کی اصطلاحات بھی ایک ناواقف حال کے لئے آسان ہو جاتی ہیں۔ اور پہلے تین ابواب پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے گویا ہم بھی شعور لاشعور اور تحت الشعور کے راز پا گئے۔ اور تشدد کے پیچھے کارفرما عوامل کو سمجھ گئے۔

پھر کتاب میں دیئے ہوئے بے شمار حقائق۔ جنسی تشدد کے لرزہ خیز واقعات' یورپ کی اخلاقی گراوٹ کی مثالیں' ہماری زبوں حالی کی داستان' کئی گھناؤنے واقعات' تفصیلی حقائق مثلاً یہی کہ پاکستان میں ہر تیسرے گھنٹے ایک عورت زنا کا نشانہ بنتی ہے۔ یہ سب ایک کرب کی کیفیت بھی پیدا کرتے ہیں مگر اس جذبہ کو بھی جگاتے ہیں کہ اگر لوگوں کی آنکھوں میں ہوس جھلک رہی۔ ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا ہے۔ تو کیا یہ سب اس بات کا متقاضی نہیں کہ کوئی مثبت کوئی اصلاحی قدم اٹھایا جائے۔ مصنف یورپ اور امریکہ کا بھی تفصیلی نقشہ پیش کرتے ہیں۔ وہ جدیدیت کے علمبردار' اعلیٰ تہذیب و تمدن کے دعویدار ہم سے بھی آگے نکل چکے ہیں۔ امریکہ میں ہر بیس سیکنڈ میں ایک جرم کا ارتکاب ہو رہا ہے' ہر پانچ منٹ کے بعد ایک قتل' ہر پندرہ منٹ کے بعد ایک زنا بالجبر جس کے نتیجہ میں مغرب کے فلسفہ دان اس حد تک رنجور ہیں کہ جاپان میں 13 اہل قلم' بہترین ناول نگار پچھلے تین چار سالوں میں ذہنی تشدد کو ناقابل برداشت سمجھ کر خودکشی کر چکے ہیں۔ مگر کیا ہم ان سے موازنہ کر کے سکھ کا سانس لیں یا کف افسوس ملتے ہوئے رک جائیں؟ نہیں' مصنف کے قدم بقدم چلتے ہوئے یہ احساس ابھرتا ہے کہ گو ہمارے حالات شاید کم دگرگوں ہیں مگر ہمیں محض تماشائی نہیں بننا۔ کچھ سوچنا' کچھ کرنا ہوگا۔

مصنف جب تاریخ کے میدان میں اترتے ہیں تو ہمیں ایک خوشگوار حیرت ہوتی ہے یہ ماہر نفسیات تو ایک بڑے تاریخ دان بھی نکلے۔ واقعات پہ گہری نظر ان کی تاریخ دانی کی غماز ہے' مثلاً وہ پاکستان کی تاریخ رقم کرتے ہوئے یہ ایک انوکھی بات کہہ گئے کہ "بابو مافیا" (جس میں چوہدری محمد علی۔ ملک غلام محمد۔ سکندر مرزا شامل ہیں) کس طرح ہماری تاریخ پہ اثر انداز ہوا۔ لیاقت علی خاں کا قتل انفرادی تشدد نہ تھا بلکہ گروہی تشدد کی بدترین مثال' مشرقی پاکستان کی بات ہوتی ہے تو مصنف تفصیلی اور مبنی برحقیقت تجزیہ پیش کرتے ہیں' کہ کس طرح گورے (مغربی پاکستان) کا کالے (مشرقی پاکستان) پہ آئینی اور اقتصادی تشدد رنگ لایا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ہوا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انہونی بات وقوع پذیر ہوئی اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ مصنف کے الفاظ میں "گورا پاکستان اپنے ادھورے تشخص اور مجروح قومی نظریے کی بقا کے راستے کی تلاش کے لئے پھر سیاسی وادیوں میں سرگرداں ہو گیا۔" پھر مصنف سٹیج پہ ایک اور شخصیت کے نمودار ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ تھے جنرل ضیاء الحق جنہوں نے تشدد کا ایک اور باب رقم کیا۔ ایک نیا در کھول دیا' افغان مجاہدین کی امداد کی شکل میں' اور اس نے ہمارے ہاں کلاشنکوف کلچر کو جنم دیا آج مہلک ترین اسلحہ کھلی منڈی میں مل رہا ہے اور ایسے اسلحہ ڈیلروں کی تعداد ایک لاکھ بتلائی جا رہی ہے جو ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں خوفناک ہتھیار تھما رہے ہیں اس لئے آج انسانی جان ارزاں سے ارزاں تر ہو گئی ہے۔ پھر کتاب میں ذکر آتا ہے آئین سازوں کا جنہوں نے پیچھے رہنا مناسب نہ سمجھا اور آئین میں تشدد کے بیج بو دیئے۔ آج فرقہ وارانہ تشدد کا اژدہا پھنکار رہا ہے۔ آگ بھڑک رہی ہے۔ قانون کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی دوڑ میں شامل ہو چکے ہیں بلکہ دوسروں پر سبقت لے جانے کے خواہاں۔ تعلیم یافتہ حلقے بھی آگے آ رہے ہیں۔ نوجوان علم کی شمعیں اٹھانے کی بجائے آگ کی مشعلیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ الغرض اس تیرہ کروڑ کی آبادی میں ایک کروڑ انسان تشدد کا شکار ہیں۔ بڑی بھیانک تصویر' دلگداز داستان' قابل شرم حالات' مگر ہے یہ سب حقیقت جس کی مصنف نے تصویر کشی کی ہے۔ حقائق سے پردہ اٹھایا ہے مگر تاریخ کو گواہ ٹھہرا کر' یہ سب پڑھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر کتاب کا مقصد ڈراؤنا خواب پیش کرنا نہیں بلکہ اپنے ماحول سے آگاہی' ہمارے اردگرد کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے' ہم کس سمت جا رہے ہیں۔ شاید اس حقیقت سے آشنا ہو کر ہماری سوچ اس گھمبیر مسئلہ پر مرکوز ہو جائے۔ شاید ہمارے لیڈر جو ہر روز قاتلوں اور لٹیروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بلند بانگ

باقی صفحہ 6 پر

یادیں

سلگ اٹھا غمِ ہجرت کا داغ سینہ میں
دیارِ یار کے دیوار و در کی یاد آئی

وہ کارواں مرا' وہ میر کارواں میرا
سفر کی راہ کی' ہر ہمسفر کی یاد آئی

امید و بیم کے دریا میں ڈال دی کشتی
ہر ایک موج کی' ایک اک بھنور کی یاد آئی

جو شام اوڑھ کے آئی شفق کی سرخ قبا
تو سر بلند شہیدوں کے سر کی یاد آئی

بھلا سکا نہ کبھی مژدۂ معاد کو میں
قدم قدم پہ مجھے اپنے گھر کی یاد آئی

ہنسو بسو اے دیارِ حبیب کی گلیو!
کبھی تمہیں بھی مری چشمِ تر کی یاد آئی

یہ فاصلے مری ہمت نے طے کئے جو کبھی
تو آبلے مرے پاؤں کے دیکھنا تم بھی

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کی طرف سے تین بھارتی کمپنیوں پر پابندی

امریکی حکومت نے بھارت کی تین مزید کمپنیوں پر تجارتی پابندی عائد کردی ہے۔ یہ پابندی ان کمپنیوں کی مبینہ طور پر اسلحے کی خرید و فروخت میں ملوث ہونے کے بعد لگائی گئی ہے۔ پابندی کا اعلان کرتے ہوئے امریکی محکمہ تجارت کے ایک ترجمان نے کہا کہ کسی بھی امریکی کمپنی کو ان بھارتی کمپنیوں سے درآمدات کرنے کے لئے خصوصی اجازت لینا ہوگی۔ جن کمپنیوں پر پابندی لگادی گئی ہے ان میں بھابھا اٹامک ریسرچ سنٹر' اندرا گاندھی سنٹر فار ریسرچ' اور انڈین ریئر آڈٹ شامل ہیں۔

یاد رہے کہ اس سے قبل امریکہ نے گزشتہ ماہ بجلی' میزائیلوں اور خطرناک اسلحہ کا کاروبار کرنے کے الزام میں تین بھارتی تجارتی کمپنیوں پر تجارتی تجارتی پابندی لگادی تھی۔

○○○

منی پور میں نسلی فسادات

بھارت کی شمال مشرقی ریاست منی پور ان ریاستوں میں شامل ہے جن میں علیحدگی پسندی کے حامی ارکان فسادات کرواتے رہتے ہیں۔ اب یہ خبر بھی ملی ہے کہ اس ریاست میں نسلی فسادات میں 36۔ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے ہیں۔ یہ ہلاکتیں کوکی قبیلے اور پیٹے قبیلے کے درمیان جھڑپوں کے دوران ہوئیں۔ حکام نے پولیس اور فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ فسادیوں کو دیکھتے ہی گولی مار دیں۔ منی پور ریاست کے دارالحکومت امپھال میں 25 جون سے تجارتی مراکز اور بینک بند ہیں۔

بھارت کی جو ریاستیں علیحدگی پسندی اور تشدد کے واقعات میں زیادہ ملوث رہتی ہیں بدقسمتی سے وہ وہی ریاستیں (صوبے) ہیں جہاں غربت اور جہالت بھی زیادہ ہے۔ پنجاب کو چھوڑ کر جو مقابلتہ زیادہ ترقی یافتہ اور پڑھے لکھے لوگوں کا صوبہ ہے مشرقی بھارت کے صوبوں میں غربت جہالت اور اس پر تشدد عام ہے۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ان صوبوں میں نسلی فسادات اور علیحدگی پسندی کے رجحانات کی وجہ بھی غربت اور جہالت ہے۔ یہی بات افریقہ کے بعض ممالک روانڈا' زائر' صومالیہ وغیرہ پر بھی صادق آتی ہے۔ اگر ان ملکوں میں غربت دور کرنا مشکل ہے تو تعلیم پر ہی توجہ دے دی جائے تاکہ لوگ باشعور ہو کر تشدد سے باز آجائیں۔

○○○

برطانیہ کی یونیسکو میں شمولیت

برطانیہ نے 12 برس کے بعد اقوام متحدہ کی تنظیم یونیسکو میں دوبارہ شمولیت اختیار کرلی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے گزشتہ روز پیرس میں واقع یونیسکو کے ہیڈکوارٹرز میں برطانیہ کا پرچم لہرا دیا۔ اس طرح سے اب تنظیم کے ارکان کی تعداد 186 ہوگئی ہے۔

○○○

آسام میں بارودی سرنگ

گزشتہ چند دنوں میں انہی کالموں میں بتایا گیا تھا کہ عالمی سطح پر ایک معاہدہ کرنے کی تجویز ہو رہی ہے کہ دنیا بھر میں بارودی سرنگوں کے استعمال اور تیاری پر پابندی عائد کردی جائے۔ بارودی سرنگ ایک چھوٹا سا ہتھیار ہے جسے کسی جگہ پر زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔ اس پر جب دباؤ یا وزن پڑے تو وہ طاقتور بم کی طرح پھٹ جاتا ہے اور تباہی مچا دیتا ہے۔

بھارت کی شمال مشرقی ریاستوں میں سے تری پورہ میں بدامنی کا ذکر اوپر کے کالموں میں آچکا ہے۔ اب خبر ملی ہے کہ شمال مشرقی ریاست آسام میں بارودی سرنگ پھٹنے سے چھ فوجی ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے یہ فوجی ملٹری ٹرک میں گوہاٹی سے 125 کلومیٹر دور دارانگ کے فوجی کیمپ سے آرہے تھے کہ راستے میں ان کا ٹرک ایک بارودی سرنگ پر چڑھ گیا۔ دھماکے سے ٹرک 20 فٹ تک ہوا میں اچھل گیا۔ 20 فٹ کا مطلب ہے دو منزلہ مکان کی بلندی!

واضح رہے کہ علیحدگی پسند باغی بوڈو قبائل نے اس علاقے میں جا بجا بارودی سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ جس سے گزشتہ چھ سال کے دوران ایک ہزار افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

یاد رہے کہ بھارتی حکومت علیحدگی پسند بوڈو قبائل کے ہاتھوں سخت پریشان ہے۔ یہ قبائل تشدد کی کارروائیاں کر کے بنگلہ دیش کی سرحد پار کر جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بھارتی فوج ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرسکتی تھی۔ لیکن چند ماہ پیشتر بھارت نے بنگلہ دیش کی حسینہ واجد حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ کرلیا ہے جس کے تحت بوڈو قبائل پر قابو پایا جاسکے گا۔ اس کے تحت بھارتی فوج بوڈو باغیوں کا تعاقب کرتے ہوئے بھارت میں داخل ہوسکے گی۔ اور بھارت بوڈو قبائل کو کوئی پناہ نہیں دے گا۔ اور بوڈو باغیوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کرے گا اور ایسے باغیوں کو گرفتار کر کے بھارت کے حوالے کردے گا۔

○○○

یاسر عرفات کی اپیل

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے دنیا بھر کے مسلمانوں اور عیسائیوں پر زور دیا ہے کہ وہ بیت المقدس کو صیہونی تسلط سے بچانے کے لئے متحد ہو جائیں۔ تیونس میں صدر عابدین سے بات چیت کے بعد یاسر عرفات نے کہا ہے کہ بیت المقدس کا تحفظ فلسطینیوں ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عربوں سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو اس مقدس اور تاریخی شہر کا دفاع کرنا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی مشرق وسطیٰ میں نئی یہودی بستی کی تعمیر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے طے شدہ ضابطوں کی خلاف ورزی ہے۔ اور اس سے علاقے میں نہ صرف اشتعال پھیل چکا ہے بلکہ قیام امن کا عمل بھی بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ دریں اثناء دریائے اردن کے مغربی کنارے کے شہر الخلیل میں فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جھڑپوں میں ایکس فلسطینی زخمی ہو گئے جبکہ 15 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

"جوان" نے مجھ سے تعارف کرواتے ہوئے مجھے مقابلہ کی دعوت دی۔ یہ دعوت میں نے ان کی عمر کی وجہ سے بہت تردد اور ہچکچاہٹ کے بعد قبول کی تاہم کھیل کے دوران پتہ چلا' کہ میرا مدمقابل قوت برداشت اور پھرتی میں کسی طرح بھی مجھ سے کم نہیں ہے۔ کھیل کے اختتام پر میں نے ازراہ تفنن اسے کہا کہ لگتا ہے کہ تم برچر موئیسلی استعمال کرتے ہو۔ اسی سالہ باہمت کھلاڑی نے بتایا کہ میں "ڈاکٹر برچر جونیئر" ہوں۔ یہ صاحب اس ڈش کے موجد کے بیٹے کے سوا اور کوئی نہ تھے۔

ایک عرصہ تک تو یہ خوراک تازہ تیار کر کے ہی استعمال کی جاتی رہی۔ بعد میں ایک تاجر کو خیال آیا کہ اس کی وسیع پیمانے پر تیاری اس کی افادیت اور منافع آوری میں اضافہ کر سکتی ہے اس نے ڈاکٹر برچر کے خاندان سے رابطہ کرنے کے بعد اسے وسیع پیمانے پر تیار کرنا شروع کر دیا۔ آج کل یہ خوراک ٹنوں کے حساب سے تیار ہوتی اور نیویارک کے بہترین ہوٹلوں سے لے کر نیپال کے چائے کے کھوکھوں پر بھی پائی جاتی ہے۔

اس کی شہرت و قبولیت اس کی افادیت و بہتر اثرات کی دلیل ہے۔ زیورچ یونیورسٹی کے خوراک کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ اکثر لوگ ضرورت سے زیادہ چکنائی۔ نمک اور شکر استعمال کرنے کی وجہ سے بیماریوں کا شکار بنے رہتے ہیں۔ موئیسلی جو پانی اور ریشہ دار غذا پر مشتمل ہے انسانی جسم کی جملہ ضروریات کو بخوبی پورا کرسکتی ہے۔ زیورچ کے ایک اور ماہر کے نزدیک یہ ڈبل روٹی مکھن جام سے ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اس کے استعمال سے شوگر لیول' آہستہ آہستہ کم ہوتا ہے اس لئے بھوک بھی جلدی نہیں لگتی۔ اس پر عام غذا اور خوراک سے خرچ زیادہ نہیں ہوتا مگر صحت بہتر رہتی اور عمر لمبی ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ 5

دعوے کرتے رہتے ہیں' شاید وہ بھی کسی مثبت اقدام کا سوچیں۔ شاید کوئی اصلاح معاشرہ کا صحیح علمبردار میدان میں آجائے۔

"شائد کہ تیرے دل میں اتر جائے کوئی بات"

حقائق اور ان کا تجزیہ۔ بیماری اور اس کی تشخیص۔ ہمارے افعال اور ان کی وجوہات یہ سب کچھ پیش کرنا بھی قوم کی ایک بہت بڑی خدمت ہے جس کا سہرہ ان قابل قدر لائق مصنف کے سر بندھتا ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے سال نوسال نمبر (63) کے اعلان پر فرمایا

○ "آپ حیران رہ جائیں گے جماعت کتنی ترقی کرچکی ہے ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے دو دو آنے دینے والوں کو خدا نے ایسی برکت دی ان کی لولادوں کی کایا پلیٹ کے رکھ دی اگر وہ یاد رکھیں کہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آئے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ 8۔ نومبر 1996ء)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے جملہ مخلصین جماعت تحریک جدید کے میدان میں اپنی مالی قربانیاں اپنے محبوب امام کے حضور بڑھ چڑھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کرچکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

سیکرٹری بیت الحمد منصوبہ

○ میٹرک سائنس گریڈ اے میں پاس شدہ طلباء و طالبات جو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس مورخہ 10۔ جولائی 1997ء تک صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچادیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زرقا پروین بنت محمد یاسین مجلس مانگا ضلع سیالکوٹ

وسیم احمد ابن شوکت علی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

شہزاد احمد ابن محمد اقبال بٹ ربوہ

حسن محمود ابن منور احمد شاہد ربوہ

محمد عبد اللہ ابن منور احمد جاوید چک چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ

شاہد محمود ابن عطا محمد سرگودھا

محمد احمد طاہر ابن نصیر احمد ربوہ

اعجاز احمد ابن منظور احمد ضلع قصور کوٹ رادھا کشن

شبیر احمد بیگ ابن منیر احمد بیگ شیخوپورہ شہر

کاشف احمد ابن محمد حسین زاہد کوٹلی آزاد کشمیر

محمود ارشد ابن محمد ارشد چک چھور ضلع شیخوپورہ

عظمیٰ بی بی بنت محمد اسلم چک 169 ضلع بہاول نگر

نعیمہ کنول بنت رشید احمد بٹ

بنی سرروڈ ضلع عمر کوٹ

بقیہ صفحہ 1

یہ (-) چنی ہے۔ میں آپ کو اب سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس میں اور کیا کیا مضامین شامل ہیں۔ پہلی بات تو (اللہ امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے) اس کو بھول کر آپ نے کوئی پیغام نہیں پہنچانا۔ اور سلامتی کی طرف کیسے بلا سکتے ہیں اگر آپ کو سلامتی نصیب نہ ہو۔ پس یہ دوسرا پہلو ہے جو بہت ہی اہم ہے۔ اللہ کا نام سلام ہے اس لئے جب آپ خدا کی طرف بلاتے ہیں تو یہ (-) بتا رہی ہے کہ دار السلام کی طرف بلا رہے ہیں اور اللہ کا نام بھی سلام ہے۔ پس آپ میں اگر سلام نہ ہو تو آپ سلام کی طرف بلا ہی نہیں سکتے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ ہر انسان اگر اپنی فطرت، اپنی طبیعت، اپنے مزاج کا جائزہ لے تو اسے خوب اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی شخصیت کے کون کون سے پہلو سلام سے خالی ہیں۔ ان میں بدامنی ہے، ان میں بے چینی اور بے قراری ہے اور تضادات کے نتیجے میں یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس دار السلام کی طرف بلایا جا ہی نہیں سکتا جب تک کہ بلانے والی شخصیت اس بات (کی جدوجہد) نہ کرے کہ اس کے اندر سلام پیدا ہونا شروع ہو جائے اور اس کا گھر دار السلام ہو جائے کیونکہ اللہ تو دار السلام کی طرف بلاتا ہے۔ اگر بلانے والا دار السلام اپنے اندر رکھتا ہی نہ ہو تو وہ دار السلام کی طرف بلانے کا مجاز نہیں۔ اگر مجاز ہے یعنی خدا نے فرمایا کہ بلاؤ تو بلائے گا تو سہی مگر بے کار بلائے گا اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکل سکتا۔

(از خطبہ 15- نومبر 1996ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں

برادرز اسٹیٹ ایجنسی

8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5 جولائی۔1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کرپشن اور ناانصافی کے خاتمے کے لئے 14۔جولائی 1997ء سے احتسابی کمیٹیاں قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ان کمیٹیوں کے ارکان نامزد ہو چکے ہیں۔ یہ کمیٹیاں وفاقی۔ صوبائی' ڈویژنل اور ضلعی سطح پر قائم کی جائیں گی۔ وزیراعظم اور چاروں وزراء اعلیٰ مساجد میں نماز ظہر کے بعد احتسابی کمیٹیوں کے ارکان سے 14۔ جولائی کو حلف لیں گے۔ یہ ساری کارروائی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے براہ راست نشر اور ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔

○ وزیراعظم نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ احتسابی کمیٹیوں کو فعال بنانے کے لئے پورا تعاون کریں۔ تاکہ کرپشن ناانصافی اور ظلم کا خاتمہ کیا جاسکے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کشمیری امریکن کونسل کے ڈاکٹر غلام نبی فائی کی قیادت میں آنے والے تین رکنی وفد سے باتیں کرتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے اور مسائل حل کرنے میں مخلص ہے۔ لیکن یہ تعلقات کشمیر کی قیمت پر بہتر نہیں بنائے جائیں گے۔

○ صدر فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ حکومتوں کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار بیورو کریسی اور افسروں کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بیوروکریسی کو تنقید اور حرف زنی سے بددل نہیں ہونا چاہئے۔ اور ملک کی بہتری کے لئے اپنے فرائض پوری تندہی سے ادا کرتے رہنا چاہئے۔

○ لاہور اور دریا خان میں دہشت گردوں نے 3 افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ دریا خان میں تحریک جعفریہ کے رہنما کے قتل کے بعد شہر میں ہنگامے شروع ہو گئے۔ مشتعل ہجوم نے ٹائر جلا کر ٹریفک بند کر دی۔ اور مخالف تنظیم کے حامیوں کی دو کانیں نذر آتش کر دیں۔ بھکر میں بھی لوگوں نے احتجاجاً دو کانیں بند کر دیں۔ لاہور میں غالب مارکیٹ کے علاقہ گلبرگ ٹو میں دو نامعلوم مسلح دہشت گردوں نے اپنی گاڑی کے پاس کھڑے پروفیسر کو فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا اور فرار ہو گئے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے سود کے خلاف اپیل کی باضابطہ واپسی سے قبل فیڈرل شریعت کورٹ میں نظرثانی کی درخواست دائر کرنے اور اس میں شریعت اپیلٹ بنچ کے خلاف ریمارکس پر نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے نظرثانی کی درخواست کے بعض پیرا گراف کے الفاظ نازیبا استعمال کئے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ شریعت اپیلٹ بنچ نے پانچ سال سے سود کے بارے میں اپیل کا فیصلہ نہیں کیا۔ اس لئے درخواست واپس لینے کی استدعا کی جارہی ہے۔ حکومت نے تاخیر کی ذمہ داری سپریم کورٹ پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے بھی اپیل کی باضابطہ واپسی سے پہلے ہی نظرثانی کی درخواست قبول کرلی۔ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ کوئی اقدام کرنے سے قبل اٹارنی جنرل کا موقف سننا چاہتا ہوں اور 14۔جولائی کو میرے چیمبر میں حاضر ہوں۔

○ پیپلزپارٹی نے حکومت کو پیشکش کی ہے کہ حکومت ایم کیو ایم کی بلیک میلنگ سے نکلے۔ ہم غیر مشروط تعاون کریں گے۔ سندھ خصوصاً کراچی میں بدامنی کی سازش ہے۔ اگر صوبے میں مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کا ڈیڈلاک جاری رہا تو اسمبلی ٹوٹ سکتی ہے۔ حکومت نے پیپلزپارٹی کی تجویز پر غور کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے لندن سے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ رکن قومی اسمبلی کی حیثیت سے اپنے اثاثوں کے غلط گوشوارے جمع کروانے پر میاں محمد نواز شریف کے خلاف فوری کارروائی ہونی چاہئے۔ اور انہیں نااہل قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا انہیں ایسے دستاویزی ثبوت مل گئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے الیکشن کمیشن سے اپنے اثاثے چھپائے ہیں پیپلزپارٹی 250 ملین ڈالر کی پوشیدہ دولت کا ثبوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

○ وفاقی حکومت نے گولڈن جوبلی ٹرین چلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جو چمن سے سفر کا آغاز کرے گی اور چاروں صوبوں سے گزرے گی۔ اس منصوبہ پر ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

○ فرقہ وارانہ تنظیموں کے خلاف اپریشن جمعہ کو بھی جاری رہا۔ پنجاب کے کئی شہروں میں درجنوں افراد کو گرفتار کیا گیا۔ زیادہ تر گرفتاریاں چیچہ وطنی۔ سرگودھا۔ میانوالی بھکر اور خوشاب میں ہوئیں۔

○ شادی میں بھاری اخراجات کرنے اور بڑی تعداد میں مہمانوں کو مدعو کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے 3 ارکان اسمبلی کو نوٹس اور افسروں کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا ہے۔

○ پاکستان میں افغان سفیر مولانا شہاب الدین دلاور نے کہا ہے کہ ایران' شمالی افغانستان میں ہمارے مخالفین کی صرف مدد ہی نہیں کر رہا بلکہ خود طالبان کے مقابلے میں لڑ رہا ہے۔ اسی طرح بھارت بھی ہمارے مخالفین کی مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کے اثرات پر قابو پانے کے لئے عالمی امداد کی اپیل کی ہے۔

○ بلوچستان حکومت نے وفاقی حکومت کے خلاف آئینی جنگ شروع کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ بلوچستان اسمبلی میں سینئر وزیر مولانا امیر زمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان صوبے کو نہ ملنے والے حقوق کے متعلق قراردادوں کا مثبت جواب نہ ملا تو اپوزیشن کے تعاون سے اقدام کریں گے۔ کمپنیاں بلوچستان کی گیس سے بھاری منافع کما کر دوسرے صوبوں میں ترقیاتی کام کر رہی ہیں۔

○ چناب رینجرز اور بھارتی فوج کے درمیان زبردست فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ بھارتی مورچوں اور فوجی تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا۔ متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ پاکستانی علاقوں ہرپال' باجڑہ گڑھی وغیرہ میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ متعدد مویشی بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ ڈی آئی جی لاہور طارق پرویز نے ایک خصوصی اجلاس میں تمام ایس پی۔ ڈی ایس پی اور ایس ایچ او حضرات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کو ہدایت کریں کہ وہ مساجد میں جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کا مین گیٹ بند کر دیا کریں اور پہریدار کھڑا کریں۔ پہرے داروں کو لائسنس انتظامیہ جاری کرے گی۔ چادر اور ہیلمیٹ پہنے موٹر سائیکل سواروں کی خصوصی چیکنگ کی جائے۔

○ ازبکستان نے افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغان جنگ ختم کرنے کے لئے اسلحہ پر پابندی لگائی جائے۔ اسلام آباد میں ازبک سفیر نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ علاقائی کانفرنس میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کو بلانا چاہئے۔ افغان جنگ ختم ہونے تک ازبکستان سے پاکستان تک تیل و گیس پائپ لائن کا منصوبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ براؤن ترمیم کے تحت 67 ملین ڈالر کے رکے ہوئے فوجی سازو سامان کو حکومت نے امریکہ سے واگزار کرالیا ہے۔ اب تک 350 ملین ڈالر کے پرزہ جات اور سٹورز وصول ہو چکے ہیں۔ اور ایک جہاز دس ملین ڈالر کا سامان لا رہا ہے۔

○ احتساب سیل نے سابق حکومت کے دور میں بھارت کو یوریا کھاد برآمد کرنے کے کیس کی چھان بین مکمل کر لی ہے۔

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفاء عطیہ خداوندی ہے۔
بہتر تشخیص، مفید مجرب ادویات، مناسب علاج
پرانا نزلہ زکام گلے کی سوزش، ٹانسلز، بواسیر خونی و بادی، معدہ کا السر، امراض جلد ذیابیطس، امراض جگر، قد کا نہ بڑھنا، وقت سے پہلے بالوں کا سفید ہونا اور گرنا گردے و مثانہ کی پتھری و سوزش، کمزوری نظر، موٹاپا، بلڈ پریشر، کمر درد، ریڑھ کی ہڈی کا نقص، عورتوں اور مردوں کے خاص امراض اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کے لئے زود اثر علاج
باہر کے مریض اپنے حالات لکھ کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں
خصوصی رعایت کیساتھ
☆ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات۔
☆ جرمن کمپنی پوٹینسی و مدر ٹنکچر و بائیو کیمک و بایو پلازمین ادویات۔
☆ شیشے و پلاسٹک کے ڈراپر زاور ڈبیاں
☆ سادہ گولیاں، شیشیاں اور ملک شوگر۔
☆ 117 ادویات کا خوبصورت بکس بمعہ ادویات قیمت 10ML کی شیشی 1450 کی شیشی 1250
☆ ڈاکٹر کیا ہے ہومیو پیتھک مستند جلد مجلد -/30 علاج بالمثل مجلد -/250 و دیگر کتب۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
پوسٹ کوڈ : 35460
فون : 04524 212399

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ویزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 ۔ مال روڈ ۔ لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

اکسیر موٹاپا
-/40
ہمدرد نسواں
(حب الٹرا)
-/25
دوائی فضل الٰہی
(برائے اولاد نرینہ)
-/200
زدجام عشق
-/900
اکسیر لیکوریا
کیپسول
-/40
کلین اپ
چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے
-/25
سفوف اکسیر شوگر
-/35
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون : 659